

قطبین میں نماز و روزہ

ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی

اسلام نے فرزندان توحید پر نماز اور روزے فرض کئے ہیں، ان فرائض سے مستثنیٰ صرف وہ لوگ ہیں جو تکلیف کی استطاعت نہیں رکھتے، غیر مکلف کے تحت بچے، فاترالعقل اور حد سے زیادہ ضعیف و ناتوان لوگ شمار کئے جاتے ہیں، زمانہ ماہواری اور ولادت کے ایام میں طبعی طہارت کی غیر موجودگی کی وجہ سے ان فرائض کی ادائیگی ان ایام میں معاف بلکہ ممنوع ہے۔

قرآن حکیم نے نماز و روزے کی فرضیت کا حکم دیا ہے۔ اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اوقات و صفات کی تشریح اپنے افعال و اقوال، نیز تقریرات عمل سے تفصیل کے ساتھ بیان کردی ہے۔ یہ احکام سارے عالم کے لئے اور ہر زمانے کے لئے ہیں نہ کسی قوم کے ساتھ مخصوص ہیں اور نہ کسی خطے کے لئے وجہ امتیاز۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم نے ان احکام کے ساتھ اوقات و صفات کی تخصیص نہیں کی ہے بلکہ اوقات اور صفات کی وضاحت شارع علیہ السلام نے کی ہے، اس لئے ان کی سنت اور بتائے ہوئے طریقوں کی پیروی حتی الامکان ضروری ہے، البتہ 'الدین یسر' (دین آسانی ہے) کے حکم کے مطابق ان اوقات کی وضاحت پر مختلف مقامات کے عرف عام کے مطابق کی جائے گی۔ کرۂ ارضی کی ہئیت و شکل کے لحاظ سے انتہائی شب و روز کے اوقات ہر آن بدلتے رہتے ہیں۔ قطب شمالی اور قطب جنوبی خط مستقیم سے انتہائی

حوالے کے لئے دیکھئے ابن عابدین فتاویٰ شامی ج ۱ ص ۲۵۴-۲۵۳ نیز شیخ محمد شلتوت: الفتاویٰ،

طبعہ ثالثہ، دارالقلم، مصر ص ۱۳۳-۱۳۶۔

اس حدیث سے یہ بات واضح ہے کہ درحقیقت پانچ اوقات کی نمازیں ایک دن میں فرض ہیں جن کے اوقات کی تعیین بسہولت کی جائے گی، اگر مروجہ اوقات کا امکان نہ ہو تو پھر مقدار مقرر کرنے اور اندازہ لگانے کی ضرورت ہوگی، طبعی اسباب کی بنا پر کسی جگہ معتاد اوقات کے عدم وجود سے نمازیں ساقط نہیں ہوں گی، چنانچہ ایک دوسری روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے۔ اسی طرح روزے کے متعلق قرآن حکیم کا حکم ہے فمن شهد منكم الشهر فليصمه (البقرہ: ۱۸۵) ”تم میں سے جو رمضان کے مہینے کو پالے اسکو چاہئے کہ اس ماہ میں روزہ رکھے“،۔ چاند دیکھنے یا سورج نکلنے جیسے حالات کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ جب یہ معلوم ہو گیا کہ اسلامی کلینڈر یعنی قمری حساب سے رمضان کا مہینہ آگیا تو اس ماہ کا روزہ سارے مسلمانوں پر فرض ہے چاہے وہ جس خطے میں ہوں، ایشیا میں یا امریکہ میں، شمالی خطہ میں ہوں یا جنوبی خطے میں۔

یہ ضرور ہے کہ ساری روئے زمین میں نماز پنجگانہ کے اوقات ایک جیسے نہیں ہونگے، کیونکہ آفتاب کے طلوع اور غروب ہونے کے اوقات مختلف ہوتے ہیں۔ اسی طرح ماہ رمضان کی ابتداء سارے عالم میں ایک دن نہیں ہو سکتی۔ یک شبانہ روز یا دوشبانہ روز کا اختلاف لابدی ہے، اسی طرح مختلف خطہ ارضی سے قبلہ کا رخ بھی مختلف ہوگا، قرآن نے اس بارے میں (یعنی استقبال قبلہ کے بارے میں) شطر المسجد الحرام (البقرہ: ۱۴۴، ۱۴۶، ۱۵۰) فرمایا ہے یعنی نماز پڑھتے وقت مسجد حرام (خانہ و کعبہ) کے رخ اپنا چہرہ کرلو۔

بنابریں ایسے مقامات میں جہاں طلوع غروب آفتاب میں بہت زیادہ طوالت یا بہت زیادہ کمی ہوتی ہو یہاں تک کہ شب و روز کا شمار عادتاً چوبیس

بعد میں واقع ہیں اور روز و شب میں کمی و بیشی ناگزیر ہے، اس لئے ایسے مقامات میں حتی الامکان ان عادات و اطوار کو اختیار کرنا مناسب ہوگا جو مذہبی اوامر و نواہی کے مخالف نہ ہوں، دن کی طوالت اور رات کی کوتاہی یا رات کی درازی اور دن کی کوتاہی سے احکام شرع متاثر نہیں ہو سکتے۔ اور یہ کہنا مستبعد معلوم ہوتا ہے کہ نماز و روزے کے احکام ان مقامات کے رہنے والوں پر عائد نہیں ہوتے۔ جیسا کہ تحریر کیا جا چکا ہے احکام الہی سب کے لئے برابر برابر واجب العمل ہیں۔ البتہ ان کی بجا آوری میں دینی سہولت و یسر کے پیش نظر مقامی عادات و اوقات کو معمول بھا بنانا لابدی ہوگا۔ مثلاً جہاں آفتاب سال کے کسی حصے میں بہت تھوڑے وقت کے لئے غروب ہوتا ہے اور جلد طلوع ہوتا ہے وہاں شب و روز کے اوقات کی تعیین مقامی طریقہ مروجہ کے مطابق ہوگی، صحیح مسلم کی یہ روایت دلیل و حجت کے لئے کافی ہے، (دیکھئے رد المختار المعروف بفتاویٰ شامیہ، مطبعہ مبینہ مصر ۱۳۱۸ھ ج ۱، ص ۲۵۴): روی انه صلی اللہ علیہ وسلم ذکر الدجال، قلنا ما لبثہ فی الارض قال اربعون یوماً، یوم کسنة و یوم کشر، و یوم کجمعة و سائر ایامہ کایامکم، قلنا یا رسول اللہ فذلک الیوم الذی کسنة ا تکفینا فیہ صلاۃ یوم، قال لا، اقدروا له قدرہ رواہ مسلم (اصح المطابع رشیدیہ ج ۲ ص ۴۰۱) روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا (راوی صحابی کا بیان ہے) ہم لوگوں نے عرض کیا: زمین میں دجال کا قیام کب تک رہے گا؟ آپ نے فرمایا، چالیس دن، ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، ایک دن ایک ماہ کے برابر، ایک دن جمعہ کے مانند (یعنی ایک ہفتہ کے برابر) اور بقیہ ایام عام دنوں کے مانند ہونگے، راوی صحابی نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ وہ دن جو ایک سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ آپ نے فرمایا، نہیں اس دن کے اندازے لگاؤ، (یعنی تین سو ساٹھ دنوں پر اوقات کی تقسیم کرو) اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

گھنٹے والے ایام سے مختلف ہو تو ان مقامات میں قریب ترین مقامات کے روز و شب کے حساب کے مطابق اوقات کی تقسیم کے پیش نظر اوقات صلوات نیز ایام صیام کی تعیین روزانہ کے دوسرے معمولات کے مطابق اندازے سے کی جائے گی۔

اسی طرح باسانی دینی فرائض خصوصاً نماز و روزہ کی ادائیگی کی جاسکتی ہے، اس طرح دینی فرائض میں کسی خطے کے لحاظ سے نہ کوئی کوتاہی ہوگی اور نہ بیجا تکلیف، بلکہ سارے فرائض مساویانہ طور پر پوری طرح بغیر کسی دشواری کے ادا کئے جاسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”یرید اللہ بکم اليسر ولایرید بکم العسر و لتکملوا العدة و لتکبروا اللہ علی ماہدا کم و لعکم تشکرون،“: (البقرة: ۱۸۵) اللہ تعالیٰ تمہاری سہولت کو چاہتا ہے۔ سختی اور دشواری کا ارادہ نہیں کرتا، تاکہ تم لوگ گنتی پوری کرلو اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اسی طرح جیسا کہ تمہیں ہدایت کی گئی ہے، تاکہ تم شکر گزار (بندے) بنو،۔

وما علینا الا البلاغ

